وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ (القرآن)

أَلْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ (الحديث)

روح کی آڑ میں

مسلمہ حقائق کا انکار

افادات:

حضرت علامہ مولانا ابو احمد نور محمد تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب:

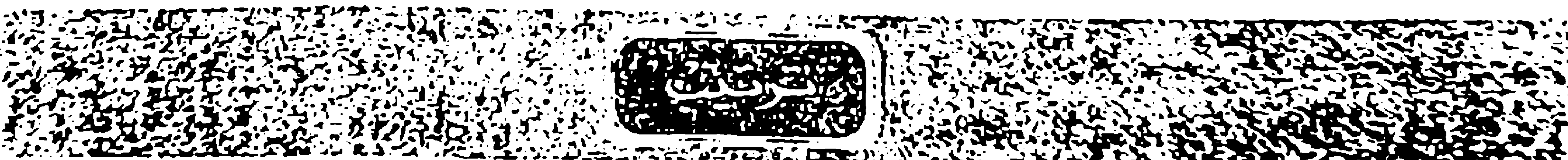
مولانا ابو معاویہ نور اللہ رشیدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روح کی آڑ میں
مسئلہ حقائق کا انکار

از افادات

وکیل علماء دیوبند
علامہ ابو احمد نور محمد تونسوی


ترتیب

مولانا ابو معاویہ نور اللہ رشیدی


ناشر

جامعہ عثمانیہ ٹرسٹ
ترنڈہ محمد پناہ
رحیم یار خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفصیلی فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(حرفے چند)

مولانا نور اللہ رشیدی صاحب

مولانا نور محمد تونسوی رحمہ اللہ کی کتب سے چند چیزیں جوڑ کر "روح کی آڑ میں مسلمہ حقائق کا انکار" کے نام سے مولانا نور اللہ رشیدی کراچوی نے رسالہ بنا دیا۔ مجموعہ میں شامل کر رہے ہیں۔ (ناشر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روح کی آڑ میں مسلمہ حقائق کا انکار

برادران اسلام! یہ بات زمانہ کے عجائبات میں سے شمار ہوگی کہ کئی مختلف نظریات کے حاملین لوگ حقائق شرعیہ کا انکار کر کے روح کی آڑ لینے پر متفق ہو گئے ہیں۔

(۱) حیات مسیح علیہ السلام کے انکار میں روح کی آڑ

کتاب وسنت اور اجماع امت سے یہ عقیدہ ثابت ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح مع الجسد العنصری کے زندہ آسمان پر اٹھالیا تھا۔ اب تک وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کو زمین پر نازل فرمائیں گے وہ تشریف لا کر دجال کو قتل کریں گے۔ صلیب کو توڑیں گے۔ حضور اکرم ﷺ کی شریعت کو نافذ فرمائیں گے۔ دنیا سے تمام کفر مٹ جائے گا۔ صرف دین اسلام باقی ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حج وعمرہ کریں گے۔ حضرت اکرم ﷺ کی مزار اقدس پر تشریف لائیں گے اور سلام پیش کریں گے۔ آپ ﷺ ان کو سلام کا جواب دیں گے۔ پھر چند سال بعد اللہ تعالیٰ ان کو موت دیں گے۔ اس دور کے مسلمان ان پر نماز جنازہ ادا کریں گے اور ان کو حضور اکرم ﷺ کے روضہ انور میں آپ ﷺ کے ہمراہ دفن کیا جائے گا۔ تفصیل مع الدلائل کے لئے حیات عیسیٰ علیہ السلام، حیات مسیح علیہ السلام، علامات قیامت، شہادۃ القرآن اور علوم القرآن وغیرہ کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

لیکن بعض فرقوں نے اس مسلمہ حقیقت کا انکار کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا نظریہ ایجاد کیا اور جب ان کے سامنے قرآن وحدیث کے دلائل کا انبار لایا گیا جن سے مذکورہ بالا سب باتیں ثابت ہیں تو روح کا بہانہ بنا کر ان سب دلائل وحقائق کا انکار کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسد عنصری کو نہیں بلکہ ان کے روح کو اٹھایا اور اس کی روح کو نازل فرمائیں گے تو ان لوگوں نے روح کی آڑ میں ایک ثابت شدہ حقیقت کا انکار کر دیا۔

(۲) عقیدہ حیات النبی ﷺ کے انکار میں روح کی آڑ

کتاب وسنت اور اجماع امت سے یہ عقیدہ ثابت ہے کہ عالم قبر وبرزخ میں ہر مرنے والے کو درجہ بدرجہ ایک قسم کی حیات حاصل ہوتی ہے اور اس خاص قسم کی حیات کی وجہ سے مردہ کا قبر میں امتحان ہوتا ہے۔ نکیرین کا سوال ہوتا ہے پھر مردہ کی حیثیت کے مطابق جزا وسزا کا طویل سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جس کو عام طور پر تغلیباً عذاب قبر کہا جاتا ہے۔ البتہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام قبر کے امتحان اور سوال وجواب سے باجماع امت مستثنیٰ ہیں۔ ہاں ان حضرات کی حیات عام موتیٰ بلکہ شہداء کرام کی حیات سے افضل وبرتر ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ انبیاء کرام اپنی اس امتیازی اور خصوصی حیات کی وجہ سے عند القبر الشریف اپنے زائرین کا سلام سنتے اور جواب دیتے ہیں اور قبر کی یہ زندگی ہماری فہم وشعور سے ماورئی ہے۔

البتہ اس پر ایمان لانا ضروریات دین میں سے ہے کیونکہ اللہ اور اس کے سچے رسول نے اس زندگی کی خبر دی ہے اور پوری امت کا اس پر بھی اجماع واتفاق ہے کہ قبر کی یہ حیات روح اور جسد عنصری کے تعلق کے ساتھ ہے جس کی کنہ صرف اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور سب سے زیادہ قوی تعلق انبیاء کرام کی ارواح کا اپنے اجساد عنصریہ کے ساتھ

ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے اجسام قبور میں محفوظ رہتے ہیں۔ ان کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی اور ان کی عورتیں ان کے بعد کسی کے نکاح میں نہیں آسکتیں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن بعض فرقے اس حقیقت کا انکار کرتے ہیں اور جب ان کے سامنے حیات قبر کے دلائل کا انبار لگا دیا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ قبر کی یہ حیات صرف روح کو حاصل ہے اور روح کا جسد عنصری سے کوئی تعلق نہیں ہے حالانکہ کتاب وسنت کے جن دلائل سے حیات قبر ثابت ہے انہیں دلائل سے روح اور جسد کا تعلق ثابت ہے۔ کیونکہ حیات قبر کو تعلق روح لازم ہے اور حیات انسانی بغیر تعلق روح کے متحقق ہو ہی نہیں سکتی جیسے موت انفکاک الروح کا نام ہے اسی طرح حیات تعلق روح کا نام ہے۔ بہر حال حیات قبر کو تسلیم کرنے کے بعد تعلق کا انکار کرنا نہایت مضحکہ خیز ہے۔ البتہ میرا روئے سخن انسانوں کی طرف ہے میں انسانوں کی حیات کی بات کر رہا ہوں کہ وہ بغیر تعلق روح کے ہو ہی نہیں سکتی۔ لہٰذا اپنے اذہان کو جمادات کی طرف مت جانے دیجئے۔ بہر حال حیات قبر بمع تعلق روح ایک مسلمہ حقیقت ہے لیکن کچھ لوگ روح کی آڑ میں اس حقیقت کا انکار کرتے ہیں۔

اس مسئلہ کی تفصیل اور دلائل کے لئے ''تسکین الصدور''، ''مقام حیات''، ''حیات انبیاء علیہم السلام''، ''تسکین الاتقیاء''، ''رحمت کائنات'' اور ''الحیات بعد الوفات'' یعنی قبر کی زندگی کا مطالعہ فرمائیں۔

(۳) باری تعالیٰ کی صفت خاص حاضر وناظر کے عقیدہ میں غیر اللہ کو شریک بنانے میں روح کی آڑ

اللہ تعالیٰ کی صفات مخصوصہ میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے علم محیط کے لحاظ سے ہر جگہ موجود اور حاضر وناظر ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے سامنے ہے اور موجودات میں سے کوئی چیز اس کی نظر سے اوجھل نہیں ہے۔ اس عقیدہ کے مجملہ دلائل میں سے اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ ان میں حفیظ، قریب، بصیر، محیط بھی ہیں۔

لیکن کچھ فرقے اللہ تعالیٰ کی اس صفت مخصوصہ کو اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے خاص نہیں سمجھتے بلکہ غیر اللہ کو اس میں اللہ تعالیٰ کا شریک وسہیم بناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی، ولی اور امام بھی ہر جگہ موجود اور حاضر وناظر ہیں اور جب ایسے لوگوں کے سامنے قرآن وحدیث اور اجماع امت کے ٹھوس دلائل پیش کئے جاتے ہیں کہ ہر جگہ حاضر وناظر ہونا تو اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے اس میں تو اس کا کوئی نبی، ولی اور امام شریک نہیں ہے تو یہ لوگ جواب دیتے ہیں کہ نبی، ولی اور امام تو حاضر وناظر نہیں ہیں۔ البتہ ان کی ارواح ہر جگہ حاضر وناظر اور موجود ہوتی ہیں اور اس طرح یہ لوگ روح کی آڑ میں اللہ تعالیٰ کی ایک خاص صفت کا انکار کرتے ہیں اور اس میں غیر اللہ کو شریک سمجھتے ہیں نہ تو اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی، ولی اور امام ہر جگہ حاضر وناظر ہوتے ہیں اور نہ ان کی ارواح۔ یہ تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل اور دلائل کے لئے، حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب کی کتاب، تبرید النواظر، قابل مطالعہ ہے۔

(۴) معراج النبی ﷺ کا انکار ارواح کی آڑ میں

کتاب وسنت اور اجماع امت سے یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو معراج عالم بیداری میں روح مع الجسد العنصری ہوئی ہے لیکن کچھ لوگ روح کی آڑ لے کر آپ ﷺ کی معراج جسمانی کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ معراج ایک روحانی سیر تھی آپ ﷺ کا جسد عنصری سفر معراج میں آپ ﷺ کے ہمراہ نہ تھا۔ درحقیقت روح کی آڑ میں یہ لوگ حضور اکرم ﷺ کے سفر معراج کے منکر ہیں تحقیق مزید کے لئے ''چراغ کی روشنی'' وغیرہ کتب کا مطالعہ کریں۔

(۵) قیامت کا انکار روح کی آڑ میں

کتاب وسنت اور اجماع امت سے یہ عقیدہ ثابت ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی تو قبروں سے تمام مردوں کو زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔ پھر میدان محشر میں ان کا حساب وکتاب ہوگا۔ پھر ہر شخص کو اسی کے اعمال وایمان کے مطابق دوزخ یا بہشت کا مستقل ٹھکانہ دیا جائے گا لیکن بہت سے فرقے حشر اجساد کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قیامت کے دن یہ مردے قبروں سے نہیں اٹھائے جائیں گے۔ کیونکہ یہ تو خاک وراکھ ہو چکے ہیں اور بعض پرندوں، درندوں وغیرہ کے جسم در جسم منتقل ہونے کی وجہ سے معدوم ہو چکے ہیں۔ لہٰذا یہ مردہ جسم نہیں اٹھائے جائیں گے بلکہ ان کے ارواح کو دوزخ اور بہشت میں بھیج دیا جائے گا درحقیقت یہ لوگ بھی روح کی آڑ میں قیامت کے عقیدہ کا انکار کرتے ہیں۔ دلائل کے لئے قرآن مجید اور حدیث رسول اللہ ﷺ کا مطالعہ فرمائیں۔

(۶) عذاب قبر کے انکار میں روح کی آڑ

کتاب وسنت اور اجماع امت سے یہ عقیدہ ثابت ہے کہ مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے مردہ کے ساتھ جو کارروائی کی جاتی ہے اسے تغلیباً عذاب قبر کہا جاتا ہے اور قبر کی کارروائی روح اور جسد عنصری دونوں سے متعلق ہوتی ہے۔ کیونکہ روح اور جسد عنصری کے درمیان ایک خاص قسم کا تعلق قائم کیا جاتا ہے جس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں اور اسی تعلق کی وجہ سے روح اور جسد عنصری دونوں جزاوسزا کا مورد بنتے ہیں لیکن بعض فرقے قبر کی اس حقیقت کو روح کی آڑ میں نہیں مانتے اور عذاب قبر کے سینکڑوں دلائل کا صرف یہی ایک جواب دیتے ہیں کہ یہ قبر کی کارروائی صرف اور صرف روح پر وارد ہوتی ہے۔ جسد عنصری اس میں شامل نہیں ہوتا ہے۔ درحقیقت یہ بھی روح کی آڑ میں عذاب قبر کا انکار ہی ہے۔ دلائل کے لئے، تسکین الصدور، مقام حیات اور قبر کی زندگی کا مطالعہ فرمائیں۔

قارئین کرام! یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ روح اور جسد کا تعلق جب ایک دفعہ قائم ہو جاتا ہے تو کبھی یہ تعلق یکسر ختم نہیں ہوتا۔ البتہ ہر عالم میں اس کی کیفیات تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ جب عالم دنیا میں انسان پر موت طاری ہو جاتی ہے تو اہل دنیا کے لئے یہ میت ہے اور میت والا سارا سلوک اس کے ساتھ کرتے ہیں۔ لیکن جب آدمی عالم قبر وبرزخ میں داخل ہوتا ہے تو روح اور جسد کے درمیان برزخی تعلق قائم کر دیا جاتا ہے اور جب قیامت قائم ہوگی تو وہاں عالم آخرت والا تعلق جوڑ دیا جاتا ہے۔ بہرحال تعلق کی کیفیات ہر عالم میں بدلتی ہیں اور اس عالم کے مطابق اقسام بھی چلتے ہیں۔ کیونکہ موت عدم محض نہیں ہے بلکہ وہ ایک وجودی چیز ہے۔ خلق الموت والحیٰوۃ۔ اس کی دلیل ہے۔ ہاں مشرکین کا نظریہ یہ ہے کہ موت عدم محض کا نام ہے۔ جب کہ قرآن مجید اس باطل نظریہ کی تردید کرتا ہے۔

تو اسی اصول کے تحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع اور نزول الی الارض روح اور جسد عنصری دونوں کے ساتھ ہے۔ حضور اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی حیات قبر وبرزخ روح اور جسد عنصری دونوں کے ساتھ ہے اور حضور اکرم ﷺ دیگر اللہ کے پیاروں کے نہ جسد ہر جگہ حاضر وناظر ہیں نہ ارواح۔ کیونکہ یہ باری تعالیٰ کی خاص صفت ہے اس میں نہ جسد شریک ہیں نہ ارواح۔ اس طرح حضور اکرم ﷺ کی معراج روح اور جسد دونوں کے لئے ہے اور عذاب قبر اور قیامت کا ٹھنا بھی روح اور جسد عنصری دونوں کے ساتھ ہے۔ یعنی کوئی چیز ثابت ہے تو دونوں کے لئے اور اگر نفی ہے تو دونوں کے لئے۔

فقط: ابو نور محمد قادری تونسوی

خادم جامعہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ، تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان، ۲۲ رجون ۲۰۰۳ء

ضمیمہ

مولانا نور اللہ رشیدی

خادم علامہ تونسوی مدظلہ العالی

عود روح فی الجسد عند السوال فی القبر

جمہور اہلسنت والجماعت اس پر متفق ہیں کہ موت کے بعد قبر میں یا جہاں بھی میت کا جسد عنصری یا اس کے اجزاء ہوں روح کا عود ہوتا ہے اور جسد، میت یا اس کے اجزاء میں اس عود روح کی وجہ سے پھر حیات قائم ہو جاتی ہے، یہ عود دخول روح در جسد کی صورت میں ہوتا ہو یا اتصال روح بجسد سے ہوتا ہو، بہر حال اتنی بات مجمع علیہ اور یقینی ہے جس پر سب کا اتفاق ہے کہ بدن مدفون (یا اجزاء بدن) دخول روح یا اس کے تعلق سے فائز الحیات ہو جاتا ہے۔

صحاح ستہ کی مشہور کتاب ابوداؤد شریف میں ہے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۹۸)

''تعاد روحہ فی جسدہ الخ'' اس کی روح اس کے جسد میں لوٹائی جاتی ہیں۔ اس حدیث کی سند کے بارے میں حافظ نور الدین الہیثمی لکھتے ہیں: ''رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح'' اس کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے سب راوی صحیح کے راوی ہیں۔ (مجمع الزوائد ج ۳ ص ۴۹)

اور حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ لکھتے ہیں: (کتاب الروح ص ۵۸،۵۹) ''ھذا حدیث مشھور مستفیض صحیحۃ جماعۃ من الحفاظ الخ'' یہ حدیث مشہور مستفیض ہے حفاظ حدیث کی ایک جماعت نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ ایک اور جگہ اس حدیث کو حافظ ابن قیم نے بدن کی طرف روح کے لوٹنے کے بارے میں نص صریح قرار دیا ہے۔

فرماتے ہیں: ''النص الصریح وھو قولہ ﷺ فتعاد الروح فی جسدہ'' حضور ﷺ کا یہ ارشاد کہ روح اس کے بدن میں لوٹائی جاتی ہے، نص (صحیح) اور صریح ہے۔ (کتاب الروح ص ۵۲)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ نے بھی اس حدیث کو۔ (فتح الباری ج ۵ ص ۷۴) ''کما ثبت الحدیث'' جیسا کہ یہ حدیث ثابت ہے کہہ کر صحیح قرار دیا ہے۔ غرضیکہ یہ حدیث اصول حدیث کی رو سے بالکل صحیح اور مذہب اہلسنت والجماعت کی قوی دلیل ہے۔

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ اپنے استاذ علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ عود روح کی حدیثیں صحیح اور متواتر ہیں۔

''قال شیخ الاسلام الاحادیث الصحیحۃ المتواترۃ تدل علی عود الروح الی البدن وقت السوال'' شیخ الاسلام نے کہا ہے کہ صحیح حدیثیں جو کہ متواتر ہیں بتلا رہی ہیں کہ سوال کے وقت روح پھر بدن میں لوٹائی جاتی ہے۔ (کتاب الروح ص ۶۲)

علامہ حافظ ابن عسقلانی رحمۃ اللہ، ابن حزم رحمۃ اللہ اور ابن ہبیرہ رحمۃ اللہ کی اس رائے کی کہ سوال صرف روح سے ہوتا ہے اور روح جسم کی طرف نہیں لوٹائی جاتی۔ تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''وخالفھم الجمھور فقالوا تعاد الروح الی الجسد او بعضہ کما ثبت فی الحدیث ولو کان علی الروح فقط لم یکن للبدن بذلک اختصاص'' (فتح الباری ج ۵ ص ۷۴)

اور جمہور نے ان کی مخالفت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ روح کو پورے جسم یا بعض حصہ کی طرف لوٹایا جاتا ہے جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے اور اگر اس کا تعلق صرف روح سے ہوتا تو بدن کی اس میں کوئی خصوصیت نہ ہوتی۔

علامہ آلوسی بغدادی حنفی لکھتے ہیں: ”والجمهور على عود الروح الى الجسد كله او بعضه وقت السوال على وجه لا يحس به اهل الدنيا الا من شاء الله منهم“ (روح المعانی ج ۲۲ ص ۸۷)

جمہور اہلسنت اس کے قائل ہیں کہ روح کو پورے جسم یا بعض جسم کی طرف سوال کے وقت ایسے انداز سے لوٹایا جاتا ہے جس کو اہل دنیا محسوس نہیں کر سکتے مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے تو محسوس کرادے۔

جمہور اہلسنت اس کے قائل ہیں کہ روح کو پورے جسم یا بعض جسم کی طرف سوال کے وقت ایسے انداز سے لوٹایا جاتا ہے جس کو اہل دنیا محسوس نہیں کر سکتے۔ مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہئے تو محسوس کرادے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۵۰ھ ارشاد فرماتے ہیں: ”واعادة الروح اى ردها او تعلقها الى العبد اى جسده بجميع اجزائه او بعضها مجتمعة او متفرقة فى قبره حق“ (شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص ۱۲۰)

اور روح کو لوٹانا یعنی اس کا مکمل طور پر رد کرنا یا اس کا تعلق بندے کی طرف یعنی اس کے جسم کی طرف تمام اجزائے بدن میں یا بعض میں عام اس سے کہ اس کے اجزاء مجتمع ہوں یا متفرق اس کے قبر میں حق ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۴۱ھ فرماتے ہیں: ”والايمان بملك الموت بقبض الارواح ثم ترد فى الاجساد فى القبور فيسألون عن الايمان والتوحيد“ (کتاب الصلوٰۃ ص ۴۵)

ملک الموت کے ارواح کو قبض کرنے پھر ارواح کے قبروں میں جسموں کی طرف لوٹائے جانے پر ایمان لانا ضروری ہے اور اس پر بھی ایمان لانا ضروری ہے کہ قبر میں ایمان و توحید کے بارے میں سوال ہوتا ہے۔

ان عبارات سے معلوم ہوا ہے کہ عود روح الی الجسد کا عقیدہ صرف بعد کے متاخرین حضرات ہی کا اختیار کردہ نہیں ہے۔ بلکہ احادیث صحیحہ متواترہ سے ثابت اور آئمہ اربعہ میں سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی تصریح فرمائی ہے۔ ایک امام اس کو حق اور دوسرے امام ایمان سے تعبیر فرماتے ہیں اور ان کے فرمان کی بنیاد صحیح اور صریح حدیثیں ہیں۔ جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

شرح عقائد نسفی کے شارح علامہ عبدالعزیز فرہاروی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نبراس فرماتے ہیں: ”ان الاحاديث الصحيحة ناطقة بان الروح تعاد فى الجسد“ (نبراس ص ۳۳) احادیث صحیحہ ناطق ہیں کہ روح پھر جسم میں لوٹائی جاتی ہے۔

حضرت علامہ محمد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کشمیری فرماتے ہیں: ”ثم السوال عندى يكون بالجسد مع الروح كما اشار اليه صاحب الهداية فى الايمان“ میرے نزدیک قبر کا سوال وجواب روح اور بدن کے مجموعے سے ہوتا ہے جیسا کہ صاحب ہدایہ نے بھی کتاب الایمان میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ (فیض الباری ص ۱۸۵)

حضرت علامہ محمد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہدایہ کی جس عبارت کا حوالہ دیا ہے وہ یہ ہے ”ومن يعذب فى القبر يوضع فيه الحيوٰة فى قول العامة“ (ہدایہ ج ۲ ص ۴۸۴) جس شخص کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے عام علماء کے قول کے مطابق اس میں حیات ڈالی جاتی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ قبر میں نکیرین کے سوال کے وقت بدن عنصری میں روح کا اعادہ کیا جاتا ہے اور بدن مادی یا اس کے اجزاء اور روح دونوں سے یہ سوال وجواب وابستہ ہے۔ جمہور اہل السنت کا مسلک یہی ہے اور بقول علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ احادیث صحیحہ متواترہ اس پر دلالت کرتی ہیں۔ (حیات الانبیاء ص ۷۸)

علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ معتزلہ کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں اور معتزلہ کا یہ قول کوئی چیز نہیں کیونکہ ابوداؤد وغیرہ کی صحیح مرفوع حدیث کی رو سے اعادہ روح الی الجسد ثابت ہے۔ (الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۱۳۹)

علامہ محی الدین النووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں اور معتزلہ کا یہ قول کوئی چیز نہیں کیونکہ ابوداؤد وغیرہ کی صحیح مرفوع حدیث کی رو سے اعادہ روح الی الجسد ثابت ہے۔ (الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۱۳۹)

علامہ محی الدین النووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ اہل السنت کے نزدیک عذاب بعینہٖ جسد عنصری یا اس کے اجزاء کو ہوتا ہے جو بعد اعادہ روح کے ہوتا ہے۔ (شرح مسلم ج ۲ ص ۳۷۶)

عذاب وثواب کے متعلق اہل السنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ

۱...... امت برحق کا اجماعی عقیدہ ہے کہ عذاب قبر روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے۔ (تفسیر مظہری ج ۸ ص ۷۷)

۲...... اس مسئلہ کے بارے میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا اور ہم ان کے الفاظ بیان کرتے ہیں کہ فرمایا ''عذاب اور نعمتیں روح اور بدن دونوں کے لئے ہیں۔'' (کتاب الروح ص ۶۲)

۳...... سلف صالحین اور ائمہ دین کا مذہب یہ ہے کہ بعد موت میت یا راحت میں ہے یا عذاب میں اور یہ دونوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ (ایضاً ص ۶۳)

۴...... اور قبروں میں روح اور بدن دونوں پر اکٹھا ہوتا ہے۔ (ایضاً ۶۶)

۵...... اسی طرح عذاب قبر روح اور جسم دونوں کے لئے اکٹھا ہے اس پر اہل السنت والجماعت کا اتفاق ہے۔ (شرح عقیدہ طحاوی ص ۳۳۰)

۶...... عذاب قبر اور قبر کی راحتیں جسم اور روح دونوں کے لئے ہیں۔ (شفاء السقام ص ۱۹۴)

۷...... بلاشبہ قبر کا عذاب حق ہے اور یہ عذاب روح اور اس جسم پر ہوتا ہے جس جسم کو لحد اور قبر میں دفن کیا جاتا ہے۔ (المنحۃ الوہبیۃ ص ۳)

اہل السنت والجماعت علماء دیوبند کا اجماعی عقیدہ

۱...... حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور روح مبارک کا تعلق اس دنیوی جسد اطہر کے ساتھ ہے اور روضہ انور پر پڑھے گئے درود وسلام کو خود سماعت فرماتے ہیں۔

۲...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے روح مع الجسد العنصری زندہ آسمان پر اٹھالیا ہے۔ اب تک وہ آسمان میں زندہ موجود ہیں قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کو زمین پر نازل فرمائیں گے۔

۳...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج عالم بیداری میں روح مع الجسد العنصری ہوئی ہے۔

۴...... جب قیامت قائم ہوگی تو قبروں سے تمام مردوں کو زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

۵...... اللہ تعالیٰ کی صفات مخصوصہ میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے علم محیط کے لحاظ سے ہر جگہ موجود اور حاظر و ناظر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا انبیاء اور اولیاء ہر جگہ موجود حاضر و ناظر اور علم غیب نہیں ہیں۔

۶...... قبر وہی ہے جو انسان اپنے ہاتھوں سے زمین میں کھوتے ہیں اور میت کا بدن جہاں قرار پکڑتا ہے۔

۷...... نکیرین کے سوال اسی زمینی گڑھے میں ہوتے ہیں۔

۸...... عذاب و ثواب قبر اسی گڑھے میں ہوتا ہے اور جسم اور روح دونوں کو ہوتا ہے۔

۹...... علیین و سجین کی حدود اسی گڑھے سے شروع ہوتی ہے۔

۱۰...... روح کا تعلق بدن سے برحق ہے۔

ایک مفید مشورہ

قرآن و حدیث کو سمجھنے کے لئے سلف صالحین کے فہم کو مشعل راہ بنانا از حد ضروری ہے۔ کسی آیت کی تفسیر اور کسی حدیث کی تشریح وہ معتبر ہے جو بزرگان دین اور سلف صالحین سے منقول ہوتی چلی آرہی ہے۔ قرآن و حدیث کا وہی معنی و مقصد صحیح ہے جو بزرگان دین اور اکابرین امت نے بیان کیا ہے۔ کیونکہ بزرگان دین اور سلف صالحین کے راستے کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں صراط مستقیم کہا ہے۔ کیونکہ سلف صالحین منعم علیھم ہیں۔ جن کے نقش قدم پر چلنے کی ہمیں تعلیم دی گئی ہے ''اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم'' کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کتاب اللہ کے ساتھ رجال اللہ بھی دیئے ہیں۔

اب ہم نے ہدایت حاصل کرنی ہے کتاب اللہ سے۔ کیونکہ وہ کتاب ہدایت ہے جس میں کوئی شک نہیں اور کتاب اللہ کو سمجھنا ہے رجال اللہ سے۔ کیونکہ وہ منعم علیھم ہیں اور ان کی راہ ہی صراط مستقیم ہے اور رجال اللہ کی پہچان کرنی ہے کتاب اللہ سے۔ کیونکہ وہی ''الفرقان بین اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان'' ہے۔

نیز ''ویتبع غیر سبیل المؤمنین'' سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنا ہی سلامتی اور نجات کا راستہ ہے۔ پس صراط مستقیم پر چلنے والوں کو کتاب اللہ اور رجال اللہ دونوں سے وابستہ رہنا ضروری ہے۔ ان دونوں میں سے کسی ایک سے کٹ جانا گمراہی اور ضلالت ہے۔ لہٰذا سلف صالحین کے فہم کو نظر انداز کر کے قرآن و حدیث کے معانی و مطالب سمجھنے میں من مانی کرنا گمراہی اور بے دینی کی خشت اوّل ہے اور یہی آزادی فکر، عدم اتباع اسلاف اور ترک تقلید اسلام کے نام سے گمراہ ہونے والے تمام لوگوں میں قدر مشترک کے طور پر پائی جاتی ہے۔

اسی گمراہی اور بے راہ روی سے محفوظ رہنے کے لئے ''غیر المغضوب علیھم و لا الضالین'' کو ''اھدنا الصراط المستقیم'' کی دعا میں شامل کیا گیا ہے۔ (قبر کی زندگی ص ۳۵)